# 50106-چوتھے ماہ کا حمل ضائع ہونا اور اس کا نام رکھنا اور کفن و غسل دے کر نماز جنازہ ادا کرنا

## سوال

میری بیوی حاملہ تھی چار ماہ اور تین ہفتے بعد بچہ ماں کے پیٹ میں ہی فوت ہو گیا، ہمارے ذمہ کیا کرنا واجب ہے کیا اس کا نام رکھا جائے، اور کیا اس کا عقیقہ کیا جائے، اور اگر اس کے علاوہ بھی کچھ ہے تو آپ اس سلسلہ میں ہمارا تعاون کریں ؟

## پسندیدہ جواب

اول :

چار ماہ کے بعد ساقط ہونے والے حمل میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، ہمارے علماء و مشائخ کا یہ فتوی ہے کہ اس کا نام رکھا جائیگا، اور اس کو غسل و کفن دے کر اس کی نماز جنازہ بھی ادا کی جائیگی، اور وہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائیگا، اور اس کا عقیقہ بھی کیا جائیگا.

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا :

آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ میری بیوی کا فوت ہونے سے قبل چار ماہ کا حمل ساقط ہو گیا تھا، میں نے اس نماز جنازہ ادا کیے بغیر ہی دفن کر دیا، آپ سے گزارش ہے کہ اگر میرے ذمہ کچھ لازم آتا ہے تو معلومات فراہم کریں ؟

کمیٹی کا جواب تھا :

"علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق جب وہ چار ماہ کا تھا چاہیے تو یہ تھا کہ اس کو غسل اور کفن دے کر اس کا نماز جنازہ ادا کیا جاتا، اس کی دلیل ابو دواد ترمذی وغیرہ کی عمومی حدیث ہے :

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ساقط شدہ کی نماز جنازہ ادا کی جائے"

لیکن مطلوب فوت ہو چکا ہے، اس لیے آپ پر کوئی چیز لازم نہیں آتی"

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (406/8).

اور کمیٹی کے علماء کا یہ بھی کہنا ہے :

"اگر اس کے چار ماہ پورے نہیں ہوئے تو اسے نہ تو غسل دیا جائیگا اور نہ ہی اس کی نماز جنازہ ادا کی جائیگی اور نہ ہی اس کا عقیقہ کیا جائیگا؛ کیونکہ اس میں روح ہی نہیں پھونکی گئی تھی"

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (408/8).

اور شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

کیا چھوٹا بچہ جو پیدا ہونے سے قبل ہی ساقط ہو جائے اس کا عقیقہ ہو گا یا نہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"جو چار ماہ سے قبل ساقط ہو جائے تو اس کا عقیقہ نہیں اور نہ ہی اس کا نام رکھا جائے اور نہ ہی اس کی نماز جنازہ ادا کی جائیگی، بلکہ وہ کسی بھی جگہ زمین میں دفن کر دیا جائیگا.

لیکن جو چار ماہ کا ہو چکا ہو تو اس میں روح پھونکی جا چکی ہوتی ہے، چنانچہ اس کا نام بھی رکھا جائیگا اور اس کو کفن بہ دیا جائیگا اور اس کی نماز جنازہ بھی ادا ہو گی اور مسلمانوں کے قبرستان میں بھی دفن کیا جائیگا، اور ہماری رائے میں اس کا عقیقہ بھی کیا جائیگا.

لیکن بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ : اس کا عقیقہ اس وقت تک نہیں ہو گا جب تک کہ وہ پیدا ہونے کے بعد سات یوم تک زندہ نہ رہے، لیکن صحیح یہی ہے کہ اس کا عقیقہ کیا جائیگا، کیونکہ وہ روز قیامت اٹھائیگا تو وہ اپنے والدین کی سفارش کریگا"

دیکھیں : اسئلۃ الباب المفتوح سوال نمبر (653).

دوم :

اس بچہ کے ساتھ جو خون آتا ہے وہ نفاس کا خون ہے تو اس مدت میں عورت نماز اور روزہ ترک کریگی، اور خاوند کے لیے جماع کرنا بھی حرام ہو گا، جب عورت نے ایسا حمل ساقط کیا جس کی خلقت واضح ہو چکی ہو تو یہ نفاس کا خون شمار کیا جائیگا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اہل علم کہتے ہیں : اگر وہ حمل اس حالت میں ساقط ہو کہ اس کی خلقت اور شکل انسان کی بن چکی ہو تو اس کے خارج ہونے کے بعد خارج ہونے والا خون نفاس کا خون شمار ہو گا، اس میں عورت نہ تو نماز ادا کریگی اور نہ ہی روزہ رکھے گی، اور نہ ہی خاوند اس سے جماع کریگا حتی کہ وہ پاک ہو جائے، اور اگر حمل غیر مخلق ہو یعنی اس کی خلقت اور شکل واضح نہ ہوئی ہو تو اس کا خون فاسد شمار ہو گا، عورت نماز روزہ سے نہیں رکے گی"

اہل علم کہتے ہیں : کم از کم مدت جس میں خلقت اور شکل واضح ہو جاتی ہے وہ اکیاسی (81) دن کا حمل ہے"

دیکھیں : فتاوی المراۃ المسلمۃ (1/304-305).

مزید آپ سوال نمبر (37784) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.